سوال

(191)جس کا خاوند فوت ہوجائے اس کی عدت؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد سعید رگبی سے دریافت کرتے ہیں ایک عورت کی شادی ہوئی اور میاں بیوی کے آپس کے تعلقات ہونے سے پہلے ہی خاوند کی وفات ہوجاتی ہے تو ایسی عورت کے لئے عدت ہوگی؟ اور اگر ہوگی تو کتنا عرصہ ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی عورت کی طلاق ہوجائے یا اس کا خاوند فوت ہوجائے دونوں صورتوں میں عدت کی الگ الگ مدت مقرر ہے اور قرآن حکیم نے اس بارے میں پوری وضاحت کردی ہے۔ مطلقہ عورت کی عدت توتین حیض ہے۔

ارشادربانی ہے:

وَالمُطَلَّقـٰتُ يَتَرَ‌بَّصنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلـٰثَةَ قُر‌وءٍ ... سورة البقرة ٢٢٨

''اور طلاق شدہ عورتیں تین حیض تک انتظار کریں یعنی یہ مدت تین ماہ ہوگی۔''

اسی طرح جن عورتوں کے خاوند فوت ہوجائیں ان کے بارے میں قرآن میں یوں بیان کیا گیا۔

وَالَّذينَ يُتَوَفَّونَ مِنكُم وَيَذَر‌ونَ أَزو‌ٰجًا يَتَرَ‌بَّصنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَر‌بَعَةَ أَشهُرٍ‌ وَعَشرً‌ا ... سورة البقرة ٢٣٤

''اور وہ لوگ جو تم میں سے فوت ہوجائیں اور بیویاں چھوڑجائیں تو وہ بیویاں چارماہ دس دن انتظار کریں گی۔''

توگویا وہ عورت جس کا خاوند فوت ہوگیا اس کی عدت چارماہ دس دن ہوگی۔

اوراسی طرح وہ عورتیں جو حیض سے کبر سنی کی وجہ سے مایوس ہوچکی ہیں یا جنہیں ابھی حیض نہیں آیا'ان کی عدت تین مہینے ہے جیساکہ قرآن حکیم میں ہے

وَالّٰـٔى يَئِسنَ مِنَ المَحيضِ مِن نِسائِكُم إِنِ ارتَبتُم فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ أَشهُرٍ وَالّٰـٔى لَم يَحِضنَ ﴿٤﴾... سورة الطلاق

''اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہوچکی ہوں ان کے معاملہ میں اگر تم لوگوں کو کوئی شک لاحق ہے تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور یہی حکم ان کا ہے جنہیں ابھی حیض نہ آیا ہو۔''

یہ تین طریقے قرآن وحدیث میں مذکور ہیں۔ لہٰذا جس عورت کا خاوند فوت ہوجائے چاہئے ان کے تعلقات قائم ہوئے تھے یا نہیں اس کی عدت بہر حال چار ماہ دس دن ہوگی اور قرآن نے اس عدت کا جہاں ذکر کیا ہے وہاں صرف بیویاں کہا ہے اور ظاہر ہے جب نکاح ہوجاتا ہے تو عورت اس کی زوجیت میں آجاتی ہے چاہے تعلقات قائم ہوں یا نہ ہوں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص407

محدث فتویٰ